اسم الکتاب — سر شہادتین

مصنف — شیخ المحدثین شاہ عبد العزیز دہلوی

کاتب — بدست شاہ رفیع الدین برادر مصنف
در سنہ ۱۳۳۲ تحریر گردیدہ

فن — حدیث

کیفیت — این کتاب مبارک بدست شاہ رفیع
الدین ابن شاہ ولی اللہ برادر
مصنف نوشتہ شدہ و موهر
کتابخانہ ریاست سوات
برروی نسبت شدہ



بسم الله الرحمن الرحیم

اعلم رحمک الله ان الکمالات التی تفرقت
اس کو جانو کہ جو کمالات اور خوبیاں جدا جدا
فی الانبیاء علیہم السلام قد جمعت فی
اور پیغمبروں علیہم السلام میں تھیں وہ سب ہمارے
نبینا محمد صلی الله علیہ وسلم فقد اعطی الخلافة
پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام میں بل کل یکجا جمع
کما اعطی آدم وداود علیہما السلام واعطی
ہوگئیں چنانچہ حضرت کو خلافت ملی جیسے آدم داود
الملک کما اعطی سلیمان علیہ السلام
علیہ السلام کو اور حضرت کو سلطنت ملی جیسے سلیمان
واعطی الحسن کما اعطی یوسف علیہ السلام
علیہ السلام کو اور حضرت میں حسن تھا جیسے یوسف علیہ

واعطی

واعطی الخلۃ کما اعطی ابراہیم علیہ
السلام میں اور حضرت میں خلت تھی جیسے ابراہیم علیہ السلام میں
السلام واعطی الکلام کما اعطی موسی
اور حضرت سے خدا ہم کلام ہوا جیسے موسی علیہ السلام سے
علیہ السلام واعطی العبادۃ کما اعطی یونس
اور حضرت عابد تھیں جیسے یونس علیہ السلام
یونس علیہ السلام اعطی الشکر کما اعطی
اور حضرت شکر گزار تھیں جیسے نوح علیہ السلام
نوح علیہ السلام وقد زید لہ کمالات اخر
بلکہ اس سے زیادہ حضرت میں اور کمالات تھی چنانچہ ولایت
من انواع الولایات والمحبوبیۃ المطلقۃ فالا
اور تصرفات ہر قسم کے اور سب طرح آپ محبوب تھے اور سب کاموں
صطفاء المطلق والروٴیۃ والقربۃ الا
کی مقبولیت اور دیدار الہی اور نہایت خدا کی قرب اور شفاعت
تم والشفاعۃ العظمی والجہاد مع اعداء الله
کبیر اور اعداء کا فروں سے جہاد نصیب ہوا اور کمالات جیسے علم بے نہایت
الی غیر ذلک من الکمالات کالعلم الوسیع
اور علم معرفت کا اعلیٰ اور قضا فیصل کرنا اور فتوی دینا
والعرفان الاتم والقضاء والفتیا والاجتہا
اور اجتہاد اور محتسب ہونا قرات وغیرہ لیکن آپ میں ایک
د والاحتساب والقراءۃ وغیرہا لکن بقی
کمال باقی رہ گیا تھا کہ حضرت کی ذات میں حاصل نہ ہو
لہ کمال لم یحصل لہ بنفسہ وہی الشہادۃ والسر
یعنی شہادت اور ... حاصل نہ ہوئی تھی

عدم حصول لها له بنفسه صلى الله عليه وسلم

یہ بھی تھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں شہید ہوتے

انه لو استشهد في الحرب لأدى ذلك الى كسر شوكة

تو شوکت اسلام کی ٹوٹ جاتی اور دین میں عوام

الاسلام واختلال الدين في نظر العوام ولو استشهد

کی نزدیک خلل پڑ جاتا اور اگر ناگہان چھپے چھپے

غيلة وسرًا كما وقع لبعض خلفائه لم يشتهر امر

شہید ہو جاتے جیسے حضرت کی بعض خلیفہ شہید ہوئے تو

شهادته بل ولا تمت الشهادة لان تمام الشهادة ان

آپ کی شہادت پوری شہادت نہ ہوتی اس واسطے کہ پوری شہادت

يقتل الرجل في الغربة والكربة وان يفرق دمه

یہ ہے کہ آدمی مارا جاوے مسافری اور مشقت میں اور

ويلقى جثته مطروحة ويقتل حوله جمع كثير

اسکی لاش کو زمین پر ڈال دی جاوے اور اسکے پاس مارے جاویں بہت سے

من اعزة اصحابه واقاربه وان ينهب ماله وان

اور اسکے گرد بہت لوگ یار اور قریبی لوگ مارے جاویں اور

تؤسر نسائه وايتامه كل ذلك في ذات الله

اسکا مال لوٹا جاوے اور اسکی بیبیاں اور یتیم قید میں گرفتار

فاقتضت حكمة الله تعالى ان يلحق هذا الكمال

ہوں اور یہ سب بیچ مرضی اللہ کے واسطے ہوں سو حکمت الٰہی اور

العظيم بسائر كمالاته بعد وفاته وانقضاء ايام

اسکی کا ساری ملجاوی ... کمال حضرت کے کمال میں بعد آپ کی

خلافته التي تنافي المغلوبية والمظلومية رجال

وفات کی اور بعد گزرنے ایام خلافت کے رہا اور مغلوبی اوسکی منافی

من اهل بيته بل باقرب اقاربه والعز اولاده

[illegible]

اولاد کو

ومن يكون

٣

ومن يكون في حكم ابنائه حتى يلحق حالهم

جو بہت ہی قریب ہو حضرت کی اقربا میں اور نہایت ہی عزیز ہو

بحاله ويندرج كمالهم في كماله فتوجهت عناية الله

انکا حال اور انکے کمال آپ کے کمال میں ملجاوی اونکا حال حضرت کی

بعد انقضاء ايام الخلافة الى هذا الالحاق في السبطين

حال میں ... کمال حضرت کی کمال میں سو متوجہ ہوئی عنایت الٰہی بعد گزرنی

عليهما السلام مناب جدهما عليه افضل الصلوات

دونوں خلافت کے اس کمال کے ملانے پر تو نائب ہوئے حسنین ع تو نانا کے

والتحيات وجعلتهما مرآتين لملاحظة وجه نبي

پر ہو بہتر درود اور رحمت اور دونوں کو دو آئینہ بنائی ... کمال محمدی کی

لجماله ولما كانت الشهادة على قسمين شهادة سرية

اور دو طرح کی شہادت ... جمال مصطفیٰ کی اور چونکہ شہادت دو قسم پر تھی

علانية قسمت عليهما فاختص السبط الاكبر بالقسم

ایک تو شہادت پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکارا دونوں پر بٹ گئی تو مخصوص

الاول ولما كان امرها مستورا لم يظهر الحادثة

ہوئی بڑے صاحبزادے پہلی قسم کی واسطے اور چونکہ وہ امر مخفی تھا جبریل ع

في الوحي ولا بهم امرها عند الوقوع ايضا حتى قد ن

نے بھی اسکا مذکور نہ کیا اور جب شہادت واقع ہوئی تو ابھی پوشیدہ ہی رہا

على يدي زوجته والزوجة من علائق المصية دون
يہاں تک کہ یہ حرکت ہوئی اوسکی حرم خاص کے حالانکہ بی بی علاقوں سے ہیں

العداوة وكل ذلك لانه مبني على السر والاخفاء ولذلك
سے بی نہ کہ عداوت سے اور یہ سب اس واسطے ہوا کہ اس شہادت کی بنا

لم يخبر به النبي صلى الله عليه وسلم ولا امير المؤمنين
پوشیدہ رکھنے پر تھی اس واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر نہ دی اور نہ

رضي الله تعالى عنه وغيرهما واختص السبط الاصغر
امیر المومنین رضی اللہ تعالی عنہ نے اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئی یہ شہادت

بالقسم الثاني ولما كان مبنى امره على الشهرة والاعلان
چھوٹے نواسے کی دوسری قسم کی شہادت سے اور جو بنا اوسکی شہرت

انزل اولا في الوحي على لسان جبرئيل عليه السلام و
اور اعلان پر تھی اول وحی میں نازل ہوئی بزبان جبرئیل علیہ السلام کے اور

غيره من الملائكة بتعيين المكان وتسميته وتعيين
فرشتوں کی اوسکا مذکور تھا مع تعین شہادت کی مکان

الزمان وهو راس الستين ثم انتشر امره واعلن
کا اور اوسکا نام اور تعین شہادت کی وقت کا یعنی

ذكره على لسان امير المؤمنين كرم الله وجهه
سنہ ہجری معلوم ہوا پھر اوسکا شہرہ بہت ہوا اور برملا

في سفره

في سفره الى صفين ثم لما وقعت واقعة الشهادة اشتهر
ہوا زبان امیر المومنین پر صفین کی سفر میں پھر جب واقعہ شہادت کا

امرها بانقلاب التربة دما وامطار السماء دما و
واقع ہوا تو اوسکا شہرہ اس طرح پر ہوا کہ مٹی خون ہوگئی اور

هتف الهواتف بالمراثي ونوح الجن وبكا الوحوش و
آسمان سے خون برسا اور ہاتف غیبی نے مرثیے کہے اور

السباع حافظات لجثته وتحيل الحيات في مناخ
چیونٹیاں اور پرندے گرد جسد کی لاش کی نگہبانی کی واسطے اور

قاتليه الى غير ذلك من اسباب الشهرة ليطلع الحاضرون
سبب شہرت کا یہ تھا کہ لوگوں کو معلوم ہو

والغائبون على وقوع هائل بابقا البكا والحزن المستمر
اور غائب اس واقعہ پر بقا گریہ اور غم

ويتذكر تلك الوقائع الهائلة في امته الى يوم القيمة فقد
یاد کرے اس واقعہ کو امت قیامت تک پس

بلغت نهاية الشهرة في الملاء الاعلى والاسفل الغيب والشها
پہنچا نہایت شہرت کو عالم بالا اور پست غیب اور شہا

دة والجن والانس والناطق والصامت فاذا شهدت
دت اور جن اور انس اور ناطق اور صامت میں جب

هذه المقدمة فلنذكر ما يتعلق
یہ مقدمہ معلوم ہوا اب ذکر کریں جو متعلق ہو

بهذا الباب مع الاشارة الى ما مهدنا المقدمة فنقول
اس باب سے ساتھ اشارہ کے جو ہم نے مقدمہ میں بیان کیا پس کہتے ہیں

اما كون السبطين ابني رسول الله صلى الله عليه وسلم
لیکن نواسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہونا

فلله وجهان الاول ان ابن البنت له حكم الابن ولهذا بعد
اس کی دو وجہ ہیں اول یہ کہ بیٹی کا بیٹا حکم میں بیٹے کے ہے

عيسى عليه السلام في بني اسرائيل والثاني النبي فقد
ثبت بطرق متعددة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال هما ابنا
فروى احمد في مسنده عن ابي اسحاق السبيعي عن ها
ني بن هانئ عن امير المؤمنين علي كرم الله وجهه
قال لما ولد الحسن رضي الله تعالى عنه جاء رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال اروني ابني ما سميتموه
قلت سميته حربا قال بل هو حسن فلما ولد الحسين قال
اروني ابني ما سميتموه قلت حربا قال هو حسين فلما
ولد الثالث قال اروني ابني ما سميتموه قلت حربا
قال بل هو محسن ثم قال اني سميتهم باسماء ولد
هارون شبر وشبير ومشبر اخرجه الطبراني في الكبير و
الدارقطني في الافراد والحاكم والبيهقي وابن عساكر كلهم
عن علي كرم الله وجهه واما الوجه الثاني

عن سلمان

عن سلمان رضي الله عنه مثله وفي
القاموس شبر كحسن وشبير
كقمير ومشبر كمحدث ابناء
هارون واما لو لهما
اثنين لملاحظة فمن و
جهتين الاول من جهة ا
لسيادة المطلقة فقد اخرج
النسائي والروياني والضياء
عن حذيفة وابو يعلى عن
ابي سعيد وابن ماجه عن ابن
عمر وابن عدي عن ابن وابو نعيم
عن علي والطبراني في الكبير عن
عمر وجابر والبراء واسامة
انس سے اور روایت کی ابن عساکر

ابن زيد ومالك بن الحويرث والديلمي عن
حضرت عائشہ سے اور عبداللہ بن عمر
انس وابن عساكر عن عائشة وابن عمر
اور عبداللہ بن عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول اللہ
وابن عباس وابی رمثة ان رسول الله
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین سردار
صلى الله عليه وسلم قال الحسن والحسين
ہیں جوانان بہشت کے اور ابن ماجہ وغیرہ
سيدا شباب اهل الجنة وزاد ابن ما
زیادہ کیا ہے کہ باپ ان دونوں
جة وغيره وابوهما خير منهما وعنه
کا بہتر ہے ان دونوں سے اور طبرانی نے بھی
الطبراني وابوهما افضل منهما وزاد
بتایا ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ہے اور حاکم
الحاكم وابن حبان وغيرهما الا
اور ابن حبان وغیرہ نے اتنی روایت اور بھی زیادہ
النبي الخالة عيسى بن مريم و
کی ہے سوای دو خالہ زاد بھائی یعنی عیسی بن مریم اور
يحيى بن زكريا ومن متفرعات
یحیی بن زکریا اور اس ... ہونا ...

هذه

هذه المرتبة كون محبتهما محبته وبغضهما
کہ محبت حسنین کی عین محبت رسول خدا کی ہے اور عداوت ان کی
بغضه صلى الله عليه وآله وسلم كما و
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت ہے چنانچہ روایت کی ابن
قع في رواية ابن عساكر وغيره
عساکر وغیرہ نے عبداللہ بن عباس سے کہ حضرت نے
عن ابن عباس من احبهما فقد احبني
فرمایا جس نے حسنین سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی
ومن ابغضهما فقد ابغضني والثاني
اور جس نے ان دونوں سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت رکھی اور دوسرا
من جهة متشابهة الصورة فانهما كانا
وجہ مشابہت ظاہری ہے گویا کہ حسنین حضرت کی دو تصویر
كالتصوير له في الظاهر ايضا فقد
تھے ظاہر میں چنانچہ روایت کی بخاری نے انس سے کہ
اخرج البخاري عن انس قال لم يكن
نہ تھا کوئی مشابہ تر ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من
حسن بن علی سے اور حسن
الحسن بن علي عليهما السلام وقال
بن علی سے ... کہا کہ سب سے زیادہ مشابہ ...

في الحسين ايضا كان اشبههم برسول الله

رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کی اور

صلى الله عليه وسلم وروى هذا الحديث متصلا

اس حدیث کو ترمذی نے متصل جناب علی سے

الترمذي عن علي كرم الله وجهه وصححه

روایت کیا ... نقل کیا ہے کہ فرمایا کہ حسن ...

قال الحسن اشبه رسول صلى الله عليه وسلم

مشابہ ہیں رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کی چھاتی

ما بين الصدر الى الراس والحسين اشبه بالنبي

سے سر تک اور حسین بہت مشابہ ہیں رسول الله صلی

صلى الله عليه وسلم فيما كان اسفل من ذلك

الله علیه وسلم کے سینہ سے قدم تک اور ...

واخرج الترمذي ان النبي صلى الله عليه و

... ترمذی نے ... محمد صلی الله علیه وآله وسلم نے حسنین کی

سلم اخذ الحسن والحسين فقال من احبني

اٹھالیا اور فرمایا جو مجھکو دوست رکھیگا اور ان دونوں کو

هذين وابا هما وامهما كان معي في درجتي يوم القيمة قال

دوست رکھیگا اور ان کے ماں باپ کو وہ میرے ساتھ ہوگا

روز قیامت میں اور کہا

هذا حديث منكر وقال جعفر بن محمد عن

یہہ حدیث منکر ہی اور روایت حضرت امام جعفر ابن محمد نی

ابيه قال حج الحسن خمس عشرة حجة ماشيا

اپنی باپ سی کہ کہا حج کئی امام حسن علیه السلام نے پندرہ حج پیدہ پا

ونجائبه تقاد بين يديه وخرج من ماله لله

حالانکہ سواریاں اونکی کوتل کھینچی جاتی تہی آگی اونکی اور نکل گئی اپنی سب مال سی واسطی خدا کی

مرتين وقاسم لله ماله ثلث مرات حتى كان

دو بار اور آدھا بانٹ دیا خدا کی واسطی مال اپنا تین بار

يعطي نعلا ويمسك نعلا ويعطي خفا

دیتی تہی ایک نعلین اور رکھ لیتی تہی ایک نعلین اور دی دیتی تہی ایک موزہ

ويمسك خفا فصل وكان وفاته رضي الله تعالى عنه

موزہ اور ہوی وفات جناب امام علیه السلام کی

سنة تسع واربعين على ارجح الاقوال في او

سن اونچاس میں اوپر غالب قولوں کی بیچ اول

حدیث

ربیع الاول اوفی آخر صفر وهو المشهور **فصل**

ربیع الاول کی اور بیچ آخر صفر کی اور وه مشهور هی

وسبب موته ان زوجته جعدة بنت الاشعث

سبب موت امام حسن کا یهه هوا که تحقیق زوجه آپکی جعده بیتی اشعث

ابن قیس سمته باغواء یزید بن معاویة وکان

قیس نے زهر دیا آپکو باغوای یزید ابن معاویه کی اور تها

یزید ضمن لها ان یتزوجها ففعلت فمرض الحسن

یزید نے وعده کیا تها واسطے اوسکی که نکاح کرلیگا اوسکی ساتهه [illegible] امام حسن بیمار رهی

رضی الله تعالی عنه اربعین یوما ثم مات فبعثت

علیه السلام چالیس دن پهر رحلت فرمایی پهر بهیجا پیغام

جعدة الی یزید تسئله الوفاء بما وعدها

جعده نے طرف یزید کی چاهتی تهی اوسے پورا کرنا وعده کا اوس چیز کا که وعده کیا تها یزید نے

فقال انا لم نکن نرضاك للحسن انرضاك لانفسنا

پهر جواب دیا یزید نے که تحقیق نهی هم که پسند کرتے تجکو واسطے امام حسن کی کیا اب پسند کرینگے تجهی اپنی واسطے

فصارت ممن خسر الدنیا والاخرة ذلك

سو هوگئی اون لوگوں میں که جنهوں نے زیان پایا دنیا اور آخرت میں یهه

هو الخسران المبین **فصل** وکان مرضه

زیان صریح اور تهی بیماری آپکی

الاسهال الکبدی وتقطع الامعاء ولما حضرته

اسهال کبدی کی اور کٹ کرنی آنتوں کی اور جب پهونچی

الوفات جاء الحسین رضی الله تعالی عنه فقال ای

[illegible] تشریف لائی امام حسین علیه السلام اور پوچها آپ نے

اخی من صاحبك قال اترید قتله قال نعم قال

[illegible] کون هی زهر دینے والا تیرا فرمایا کیا تم چاهتے هو مارنا اوسکا فرمایا هان فرمایا امام حسن علیه السلام نے

لئن کان صاحبی الذی اظن الله اشد له نقمة

[illegible] اگر هووی زهر دینے والا میرا وه شخص جو میں گمان کرتا هوں تو الله بڑا سخت اوسکی واسطے بدله لینے کوهی

وان لم یکنه ما احب ان تقتل لی بریئا ثم قال

اور اگر وه نهو تو نهیں چاهتا میں یهه که مارو تم میری لئے ایک بیگناه کو پهر فرمایا آپ نے

لقد سقيت السم مرارا وما سقيت مرة اشد

ہر اینہ تحقیق پلا گیا میں زہر کئی بار اور نہیں پلایا گیا کبھی سخت تر

من هذه **فصل** وكان عمره الشريف خمسة و

اس سی اور تھی عمر شریف جناب امام کی پینتالیس

اربعين سنة وستة اشهر الا اياما وقد ولد

برس اور چھ مہینے کچھ دن کم اور تحقیق آپ پیدا ہوئے

للنصف من شعبان سنة ثلث من الهجرة على

آدھا مہینا گذرے شعبان سنہ تین ہجری میں اوپر

الصحيح وقيل في رمضان هذا ما يتعلق بالشهادة

روایت صحیح کی اور کہا گیا پیدا ہوئے تھے رمضان میں یہ سب جو کہ ہے جو تعلق رکھتا ہے شہادة چھپی ہوئی

السرية التي اختص بها السبط الاكبر **فصل**

کہ مخصوص ہوئی تھی ساتھ اوسکی صاحبزادے بڑی

واما الشهادة الجهرية التي اختص بها السبط الاصغر

پر شہادة ظاہری وہ کہ مخصوص ہوئی ساتھ اوسکی صاحبزادہ چھوٹی

فهي من اكبر الوقايع المشهورة وسبب شهرتها

سو وہ بڑی واقعوں میں سے مشہور سی ہی اور سبب مشہور ہونیکا

كونها جهرية وسببها انه لما تملك يزيد وتسلطن

ہونا اوسکا شہادة ظاہری اور سبب اوس شہادة کا یہ تھا جب مالک ہوا یزید اور بادشاہ بنا

وذلك في رجب سنة ستين بدمشق كتب

اور یہ مہینہ رجب سن ساٹھ ہجری شہر دمشق میں لکھا اوسنی

الى الافاق لياخذ البيعة له وكتب الى عامله

طرف ملکوں کی واسطے لینی بیعت اپنی لئی اور لکھا طرف عامل اپنی کی

بالمدينة الوليد بن عقبة ان ياخذ البيعة

بیچ مدینہ میں تھا ولید بن عقبہ یہ کہ لیوی بیعت

من الحسين عليه السلام فامتنع الحسين

امام حسین علیہ السلام سے پس انکار کیا امام حسین

عليه السلام عن بيعته لانه كان فاسقا مدمنا

علیہ السلام نے بیعت اوسکی سے اسواسطے کہ یزید تھا فاسق شرابی

للحجر ظالماً وخرج الحسين الى مكة لاربع خلون

ظالم اور نکلی امام حسین علیه السلام طرف مکه کی چار دن گذری

من شعبان فدخل مكة واقام بها ولما

شعبان سی پس داخل هوی امام مکه مین اور ٹهیری وهان اور جو

وصل الخبر الى اهل كوفة انفق منهم جمع كثير

پهونچی یهه خبر طرف اهل کوفه کی ایکا کیا اونمین سی گروه بهوت نی

وكتبوا الى الحسين عليه السلام يدعونه اليهم

اور لکها اونهون نی طرف امام حسین علیه السلام کے کے بلاتی تهی آنحضرت اپنی طرف

ويبذلون له بالقيام بين ايديهم بانفسهم

اور دیتی تهی واسطی انحضرت کی ساته ٹهیرنی آگی اونکی جانین اپنی

واموالهم وبالغوا في ذلك وتتابعت اليه

اور مال اپنی اور مبالغه کی کونیون نی بیچ اسکی اور پی در پی پهونچی طرف آنحضرت کی

نحو مائة وخمسين كتابا من كل طائفة وجماعة

قریب ڈیڑه سو خط کے هر فرقه سی اور گروه سی

فسير اليهم ابن عمه مسلم بن عقيل وحثهم

تو روانه کیا آنحضرت نی طرف کوفیون کی ابن عم اپنا یعنی مسلم بن عقیل کو اور اوبهارا اونکی تئین

على نصرته وحمايته فلما وصل مسلم الكوفة

اوپر نصرت اور حمایت حضرت مسلم کی پهر جو پهنچی حضرت مسلم کوفه کو

نزل في دار المختار بن عبيد وبايع الحسين على يده

اوتری بیچ گهر مختار کی ابن عبید کی اور بیعت کی حضرت امام حسین کی اوپر هاته مسلم کی

خلق كثير اكثر من اثنى عشر الفا فاطلع

خلق بهوت نی زیاده باره هزار آدمیون سی پس اطلاع پائی

على ذلك النعمان ابن بشير والي الكوفة من جانب

اوپر اوسکی نعمان ابن بشیر والی کوفه نی کے جانب

يزيد وكان صحابيا فهدد الناس على ذلك لكن

یزید سی تها اور تها وه صحابی سو دهمکایا لوگون کو اس بیعت سی لیکن

اكتفى بمجرد التهديد ولم يتعرض لاحد فكتب

پس کیا فقط دهمکی پر اور نه چهیڑا کسیکو تو لکها

مُسْلِمُ بْنُ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيُّ وَعُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيدِ

مسلم ابن یزید حضرمی اور عمارہ ابن ولید

بْنِ عُقْبَةَ إِلَى يَزِيدَ يُخْبِرَانِهِ عَنْ أَمْرِ مُسْلِمٍ وَمَيْلِ

بن عقبہ نے طرف یزید کی خبر دیتے تھے وہ دونو یزید کو حال مسلم سے اور میل

أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَيْهِ وَتَغَافُلِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْهُ

لوگون کوفہ کی سے طرف حضرت مسلم کی اور دیدہ دانستہ غفلت کرنے نعمان ابن بشیر کی سے اوس

فَعَزَلَ يَزِيدُ النُّعْمَانَ وَوَلَّى مَكَانَهُ عُبَيْدَ اللهِ

سو معزول کیا یزید نے نعمان کو اور حاکم کیا جگہ اوسکی عبید الله

بْنَ زِيَادٍ وَكَانَ وَالِيًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَتَوَجَّهَ عُبَيْدُ اللهِ

ابن زیاد کو اور تھا وہ بھی حاکم اوپر بصرہ کے پس متوجہ ہوا چلا عبید الله

بْنُ زِيَادٍ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ وَدَخَلَهَا لَيْلًا مِنْ جِهَةِ

بن زیاد بصرہ سے طرف کوفہ کے اور پہنچا کوفہ کو رات میں طرف

الْبَادِيَةِ فِي لِبَاسِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَوْهَمَ أَنَّهُ الْحُسَيْنُ

جنگل کی سے بیچ پوشاک اہل حجاز کی اور وہم میں ڈالا کہ وہ حسین

عليه السلام

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ

علیہ السلام ہیں سو پیشوائی کی اوسکی لوگون نے تاریکی شب میں

وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَمَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالُوا مَرْحَبًا

اور سلام کیا لوگون نے اوسپر اور چلے آگے آگے اوسکے اور کہتے ہوے مرحبا خوب آئے

بِكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ فَسَكَتَ

آپ اے فرزند رسول الله کے آئے آپ اچھا آنا سو چپ رہا عبید الله ابن زیاد

حَتَّى دَخَلَ دَارَ الْإِمَارَةِ فَلَمَّا أَصْبَحَ جَمَعَ النَّاسَ

یہانتک کہ داخل ہوا مکان حاکم نشین میں پس جب صبح کی اوسنے تو جمع کیا لوگونکو

وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ مَنْشُورَ الْإِيَالَةِ وَهَدَّدَهُمْ وَحَذَّرَهُمْ

اور پڑھا اوپر انکے فرمان حکومت کا اور دھمکایا انکو اور ڈرایا انکو

عَنْ مُخَالَفَةِ يَزِيدَ وَفَرَّقَ جَمَاعَةَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ

مخالفت سے یزید کی اور جدا جدا کر دیا گروہ مسلم ابن عقیل کو

بِالْحِيلَةِ وَالتَّدْبِيرِ وَاخْتَفَى مُسْلِمٌ فِي دَارِ هَانِي بْنِ عُرْوَةَ

ساتھ حیلہ اور تدبیر کے اور پوشیدہ ہوا حضرت مسلم بیچ گھر ہانی ابن عروہ کے

فارسل عبيد الله محمد ابن الاشعث مع فوج

پهر بهيجا عبيد الله محمد ابن اشعث کو ساتهه ايک فوج کی

الی دار فاتوا بهانی بن عروة فحبسه وحبس جميع

هانی کی گهر پر تو وه پکڑ لائی هانی بن عروه کو پهر قيد کيا اوسکو اور قيد کيا سب

رؤساء الکوفة عنده فی القصر واتی الخبر مسلما

رئيسون کوفه کو پاس اپنی بيچ محل کی اور پهنچی يهه خبر حضرت مسلم کو

فنادی بشعاره فاجتمع معه اربعون الفا واحاطوا

تو پکاری مسلم اپنی گروه کو سو جمع هو گئی ساته مسلم کی چاليس هزار اور گهيرا

حول القصر فامر عبيد الله انه نادی من رؤساء

گرد اوس محل کا پهر حکم کيا عبيد الله نی قيديونکو کی رو سای

الکوفة ان يکلموا عشائرهم ويردوهم

کوفه سی تهی يهه کر گفتگو کريں اپنی قوموں سی اور پهيريں اونکو

عن رفاقة مسلم فکلموهم فتفرقوا کلهم

رفاقت حضرت مسلم کی سی سو گفتگو کی اونهوں نی سو جدا جدا هو گئی سب

وامسى

وامسى مسلم فی خمس مائة فلما اختلط الظلام

اور شام پکڑی حضرت مسلم نی پانسو آدميونکی بيچ ميں پهر جب بهت هوا اندهيرا

ذهب اولئك ايضا وبقی مسلم وحده فتردد

چلی گئی وه بهی اور رهی حضرت مسلم اکيلی پهر بهٹکتی پهری

فی الطريق فاتی منزل امرأة فاستسقاها

راه ميں پس آئی مسلم گهر ايک عورت کی پهر اوس سی پانی مانگا

فسقته وادخلته فی منزلها وکان ابنها مولی

سو پلايا اوس نی اور لی گئی وه اونکو اپنی گهر ميں اور تها بيٹا اوسکا چيلا مولی

محمد بن الاشعث فانطلق واخبر محمدا واخبر

محمد ابن الاشعث کا سو وه چلا اور خبر دی محمد کو اور خبر دی

محمد عبيد الله فبعث عبيد الله عمرو بن حريث

محمد نی عبيد الله کو پهر بهيجا عبيد الله نی عمرو بن حريث

صاحب الشرط ومحمد بن الاشعث فاحاطا بالدار

کوتوال کو اور محمد بن الاشعث کو سو گهيرا اون دونی گهر کو

ثم

فخرج مسلم بسيفه يقاتلهم فاتاه محمد بن

تو نکلے حضرت مسلم ساتھ تلوار اپنی کی لڑتے ہوے انسے پھر دی مسلم کو محمد ابن

الاشعث الامان فجاء به الى عبيد الله فضرب

الاشعث نے امان پھر لیا اونہیں عبید اللہ تک سو مارے عبید اللہ نے

عنقه والقى جثته الى الناس وصلب هانئا

گردن اونکی او پھینکوا دی لاش اونکی طرف لوگوں کی اور سولی دیا ہانی کو

وكان ذلك لثلث خلون من ذى الحجة سنة

اور ہوا تھا یہ واقعہ تین دن گذری ذی حجہ سنہ

ستين من الهجرة وقتل عبيد الله محمدا

ساٹھہ ہجری میں اور مارڈالا عبید اللہ نے محمد

وابراهيم ابنى مسلم ايضا معه وفى ذلك اليوم

اور ابراہیم دونو بیٹوں مسلم کو بھی ساتھ مسلم کے اور بیچ اوسی دن کے

خرج الحسين عليه السلام من مكة الى الكوفة

نکلے امام حسین علیہ السلام مکہ سے طرف کوفہ کی

وقيل

وقيل كان خروجه يوم التروية وكان سبب

اور بعضوں نے کہا ہے تھا نکلنا آپ کا دن آٹھوین ذی حجہ کو اور تھا سبب

خروجه ان مسلم بن عقيل كان قد كتب

خروج آنحضرت کا یہ کہ مسلم بن عقیل نے تحقیق لکھا تھا

اليه يلتمس قدومه ولما تجهز بالخروج

طرف آپکی کہ چاہتے تھے تشریف لانا آپکا اور جب تیاری کی آپ نے نکلنے کی

منعه عن ذلك ابن عباس وابن عمر وجابر

منع کیا آپ کو اس تشریف لیجانے سے ابن عباس اور ابن عمر اور جابر

وابو سعيد الخدرى وابو واقد الليثى فلم يمتنع

اور ابو سعید خدری اور ابو واقد لیثی نے سو نہ مانا آپ نے

بمنعهم وقال انى سمعت ابى يقول سمعت

منع کو انکے اور فرمایا تحقیق سنا میں نے اپنے باپ کو کہ فرماتے تھے سنا

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یہ

كبشاً يستحلّ به مكة ولا أكون ذلك الكبش

کہ ایک مینڈھا بیحرمت ہو کا بسبب اوسکی مکہ تو ہنون کا مین وہ مینڈھا

وسار مع اثنين وثمانين نفساً من أهل بيته

اور کوچ کیا آپ نے ساتھ بیاسی جانون کے اپنی گہر والون سے

وشيعته ومواليه فسمع في أثناء الطريق

اور تابعون اپنی سے اور غلامون اپنی سے پس سنا جناب امام نے راہ مین

بقتل مسلم وتفرّق جماعته فقصد الرجوع فقال

مارا جانا حضرت مسلم کا اور بچہڑ جانا گروہ اونکی کا پس چاہا آپ نے پلٹنا پس کہا

بنو عقيل والله لا نرجع حتى نصيب بثارنا أو نقتل

پسران عقیل نے بخدا نہ پہرینگے ہم یہانتک کہ پاوینگے ہم بدلا اپنا یا مارے جاوینگے ہم
یعنی برادران مسلم نے

فقال الحسين عليه السلام لا خير في الحيوة بعدكم

تب فرمایا حضرت امام حسین علیہ السلام نے نہین کچھ مزا زندگی مین بعد تمہارے

ثم سار نحو العراق حتى إذا كان على مرحلتين

پہر چلی جناب طرف عراق کی یہانتک کہ جب تہی آپ اوپر دو منزل کی

من الكوفة لقيه الحرّ بن يزيد الرياحي ومعه ألف

کوفہ سے ملا آپ سے حر بن یزید الریاحی اور ساتہہ اوسکی ہزار

فارس من أصحاب ابن زياد شاكي السلاح فقال

سوار ہمراہیون ابن زیاد کی سے ہتہیار بند سو کہا نے

للحسين عليه السلام إنّ عبيد الله بن زياد

حسین علیہ السلام سے یہہ کہ عبید اللہ ابن زیاد نے

قد أرسلني إليك وأمرني أن لا أفارقك حتى أقدم

تحقیق بہیجا مجکو طرف تمہاری اور حکم کیا مجہے یہہ کہ نچہوڑون مین آپ کو یہانتک کہ لیجاؤن

بك إليه والله كاره فقال له الحسين عليه السلام

آپکو طرف اوسکی اور مین بخدا مجبور ہون سو فرمایا اوسے امام حسین علیہ السلام نے

إنّي لم أقدم هذا البلد حتى أتتني كتب أهله

یہہ کہ مین نہین آیا ہون اس شہر کو تا کہ آئے میرے پاس خطوط لوگون اوسکے کے

وقدمت عليّ رسلهم وأنتم من أهل الكوفة

اور آئے مجہہ پاس قاصد اونکے اور تم اہل کوفہ سے ہو

فان دمتم علی بیعتکم دخلت مصرکم

پس اگر قایم رہو تم اوپر بیعت اپنی کی چلو نمین شہر تمہار یکو

والا انصرفت فقال الحر واللہ ما اعلم هذه الکتب

اور نہین تو پلٹ جاون پس کہا آپ سی حر نی بخدا نہین جانتا ہین اون خطونکو

و لا الرسل و لا یمکننی الرجوع الی الکوفة فلا اقاربک

اور نہ قاصدون کو اور نہین ہو سکتا مجہی لوٹ جانا طرف کوفہ سو نہین چہوڑ و نگا

او اقدم بک الیه وطال الکلام بینهما فانحرف

کہ لیجلون آپ کو طرف ابن زیاد کی اور بڑہی گفتگو درمیان اونکی او جہر گئی پس مڑی

الحسین عن طریق الکوفة و نزل بکربلاء فی الیوم

امام علیہ السلام راہ کوفہ کی سی اور اوتری کربلا مین بیچ دن

الثانی من المحرم لسنة احدی و ستین فصل

دوسری محرم کی سنہ ایک ستہ ہجری کی

و لما نزل بها سال عن اسمها فقیل هذا موضع

اور جب اوتری وہان پوچہا نام اوسجگہ کا تو کہا لوگون نی ایک جگہہ ہی

یقال له کربلاء فقال هذا موضع کرب و بلاء

کہ کہتی ہین اسکو کربلا تب فرمایا امام علیہ السلام نی یہہ جگہہ ہی رنج اور بلا کی

فنزل القوم و حطوا الاثقال و نزل الحر و جیشه

پس اوتری قوم اور اوتاری اونہونی بوجہہ اور اوترا حر اور لشکر اوسکا

قبالة الحسین علیه السلام بارض کربلاء ثم کتب

سامنی امام حسین علیہ السلام کے زمین کربلا مین پہر لکہا

ابن زیاد کتابا الی الحسین علیه السلام یطالبه

ابن زیاد نی ایک خط طرف امام حسین علیہ السلام کی درخواست کرتا تہا اونسی

الی بیعة یزید فلما ورد الکتاب علی الحسین فقراه

طرف بیعت یزید کی پس جب آیا خط پاس حضرت امام حسین علیہ السلام اور پڑہا آپ نی خط

والقاه و قال علیه السلام للرسول ما له عندی

اور ڈال دیا اوسی اور فرمایا امام علیہ السلام نی ایلچی سی نہین ہی اسکا پاس میری

جواب فرجع الی ابن زیاد فاشتد غضبه و جمع

جواب پس پہر گیا ایلچی طرف ابن زیاد کی پس بہڑک گیا غصہ اوسکا اور جمع کیا

النّاس وجهّز العساكر وجعل مقدّمها عمر بن
لوکون کو اور تیار کیا لشکرون کو اور کیا سپہ سالار لشکرونکا عمر بن
سعد وکان والیاً علی الرّیّ فاستعفی من خروجه
سعد کو اور تہا عمر سعد حاکم اوپر ولایت ری کی سو معافی مانگی اوسنی نکلنی اپنی سے
الی قتال الحسین فقال له بن زیاد امّا ان تخرج
طرف لڑائی امام حسین علیه السلام کی پہر کہا اوسی ابن زیاد نی یا نکل کر لڑنیکو
وامّا ان تترك ولایة الرّیّ وتقعد فی بیتك
اور یا چہوڑ ولایت ری کی اور بیٹہہ بیچ گہر اپنی کی
فاختار ولایة الرّیّ وطلع الی قتال الحسین
سو اختیار کی اوسنی ولایت ری کی اور چلا وہ طرف قتل امام حسین علیه السلام کی
بالعساکر **فصل** فما زال ابن زیاد یجهّز
ساتہہ فوجونکی پس ہمیشہ ابن زیاد بہیجتا رہا
مقدّماً ومعه طائفة من النّاس الی ان اجتمع
ایک ایک سردار اور ساتہہ اوسکی ایک ایک گروہ لوگونسی یہانتک کہ جمع ہوئی

عند عمر بن سعد اثنان وعشرون الفاً ما بین
نزدیک عمر ابن سعد کی بائیس ہزار
فارسٍ وراجلٍ فنزلوا بشاطئ الفرات وحالوا
سوار اور پیادے سو اوتری وہ کنارہی فرات دریا کی اور حائل ہوئی
بین الماء وبین الحسین علیه السّلام واصحابه
درمیان پانیکی اور درمیان حسین علیه السلام کی اور ہمراہیوں آپ کی
وکان اکثر من خرج معه لقتال الحسین علیه
اور تہی اکثر وہ لوگ جو آئی ساتہہ عمر ابن سعد کے واسطی لڑائی امام حسین علیه
السّلام هم الّذین کاتبوا وبایعوا الحسین علیه
السلام کی وہ وہی لوگ تہی کہ جنہونی خط لکہی تہی اور بیعت کی تہی امام حسین علیه
السّلام فلمّا تیقّن انّ القوم مقاتلوه امر
السلام سی پس جب یقین جانا آپ نی یہہ کہ وہ لوگ لڑنی والی آپ سی ہین حکم کی
اصحابه فاحتفروا حفرةً شبیهةً بالخندق
ساتہیوں اپنی کو تو اونہون نی کہودا ایک گڑہا مثل خندق کی

حَوْلَ الْعَسْكَرِ وَجَعَلُوا لَهَا جِهَةً وَاحِدَةً يَكُونُ

گرد لشکر کی اور کیا اوسکا ایک دروازہ کہ ہووی

الْقِتَالُ مِنْهَا وَرَكِبَ عَسْكَرُ ابْنِ سَعْدٍ وَاَحْدَقُوا

لڑائی اوسی طرف سی اور سوار ہوا لشکر ابن سعد کا اور گہیرا اونہونے

بِالْحُسَيْنِ وَزَحَفُوا وَاقْتَتَلُوا وَلَمْ يَزَلْ يُقْتَلُ مِنْ

حسین علیہ السلام کو اور ہجوم کیا اور قتل کرنی لگی اور قتل کئی جاتی تہی

اَهْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِهِ وَاحِدٌ بَعْدَ

اہلبیت حسین علیہ السلام کے اور ساتہی اپ کی ایک بعد

وَاحِدٍ اِلَى اَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ مَا يُنِيفُ عَلَى خَمْسِينَ

ایک کی یہانتک کہ شہید ہوگئی انمین سی زیادہ پنجاس

رَجُلًا فَصْلٌ فَعِنْدَ ذٰلِكَ صَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مردون سی پس اوسوقت پکاری امام حسین علیہ السلام

اَمَا مِنْ مُغِيثٍ يُغِيثُنَا لِوَجْهِ اللّٰهِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ

کیا نہین کوئی فریادرس کہ فریادرسی کری واسطی خدا کی کیا نہین کوئی بچانی والا

يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ دفع کری حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فَاِذَا بِالْحُرِّ بْنِ يَزِيدَ الرِّيَاحِيِّ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ

وسلم سی پس ناگاہ حر بن یزید الریاحی کہ پہلی ہوچکا ذکر اوسکا

قَدْ اَقْبَلَ عَلَى فَرَسِهِ اِلَيْهِ وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ

تحقیق آگی بڑہکی آیا اپنی گہوڑي پر طرف جناب امام کي اور کہا ای فرزند رسول اللہ کی

اِنِّي كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ خَرَجَ عَلَيْكَ وَاَنَا الْاٰنَ فِي حِزْبِكَ

تحقیق تہا مین پہلی وہ شخص کہ نکلا اوپر تمہاری اور مین اب آپکی گروہ مین ہون

فَمُرْلِي اَنْ اَكُونَ مَقْتُولًا فِي نُصْرَتِكَ لَعَلِّي

پس فرماؤ مجہی یہہ کہ مارا جاؤن مین ا آپکی مددگاری مین شاید

اَنَالُ شَفَاعَةَ جَدِّكَ غَدًا ثُمَّ كَرَّ عَلَى عَسْكَرِ عُمَرَ بْنِ

کہ پاؤن مین شفاعت نانا تمہاری کی قیامت کی دن پہر حملہ کیا اوپر لشکر عمر بن

سَعْدٍ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى قُتِلَ وَقُتِلَ مَعَهُ

سعد کی پہر لڑتا رہا اون سی یہانتک کہ شہید ہوا اور شہید ہوا ساتہہ حر کی

اخوه وابنه ومولاه ايضا فالتحم القتال حتى
بہائی حر کا اور بیٹا حر کا اور غلام حر کا بہی پہر گتہہ گئی لڑائی یہانتک
قتل اصحاب الحسين عليه السلام باسرهم
کہ شہید ہوئی ہمراہی امام حسین علیہ السلام کی سب
وولده واخوته وبنو عمه وبقي وحده فبارز بنفسه
اور بیٹا آپ کا اور بہائی آپکے اور بنی عم آپکی اور رہگئی آپ اکیلی پس مقابل آئی آپ خود
وسيفه مصلت في يده فلم يزل يقاتل ويقتل
اور تلوار آپ کی سونتی ہوئی ہاتہہ مین تہی پس لڑتی رہی اور مارتی رہی
من برز اليه حتى قتل منهم الكثير فاثخنته الجراحات
اوسکو جو نکلا آپ کی طرف یہانتک کہ ماری کئی اونمین سی بہوت پہر چور چور کردیا آپ کو زخمون نی
والسهام تاتيه من كل جانب فصل واقبل
اور تیرون نی کہ آلگتی تہی آپ کو ہر طرف سے اور سامہنی آیا
الشمر ذي الجوشن السكوني في كتيبة وحال بينه
شمر ذی الجوشن سکونی ایک لشکر مین پس حائل ہوگیا درمیان آپکی

وبين رحله وحرمه فصاح الحسين عليه
اور درمیان لشکر آپ کی اور خیمہ اہلبیت آپکی پہر پکاری امام حسین علیہ
السلام ويحكم يا شيعة الشيطان انا الذي
السلام خرابی ہو تمہاری ای گروہ شیطان کی مین وہ ہون
اقاتلكم فما لكم تتعرضون للحرم فان النساء
لڑتا ہون تمسی پس کیا ہوا ہی تمکو کہ تعرض کرتی ہو تم حرم سی پس تحقیق حرم
لم يقاتلنكم فقال الشمر لاصحابه كفوا عن النساء
نہین لڑتی تمسی پس کہا شمر نی اپنی لوگون سی باز رہو حرم سے
واقصدوا الرجل في نفسه فما لووا بالسهام
اور لو اسی مرد کو اسی کو سو پہری وہ ساتہہ تیرون کی
والرماح حتى سقط على الارض شهيدا
اور نیزون کی یہانتک کہ گری آنحضرت زمین پر شہید
وحز راسه نصر بن خرشة فلم يقدر على قطع
اور جدا کیا سر مبارک آپکا نصر بن خرشہ نی سو قدرت نپای اوپر کاٹنی

روایة

رَاسِهِ فَنَزَلَ خُولِيُّ بْنُ يَزِيدَ فَقَطَعَ رَاسَهُ وَفِي

سر آپ کی تو اوترا خولی ابن یزید پہر کاٹا اوسنی سر آپ کا اور ایک روایت مین ایسہ ہی

فَقَالَ الشِّمْرُ لِأَصْحَابِهِ وَيْلَكُمْ مَا تَنْتَظِرُونَ

پس کہا شمر نی اپنی لوگوں سی خرابی ہو تمہاری کیا دیکہتی ہو

بِالرَّجُلِ وَقَدْ أَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ فَتَوَالَتْ عَلَيْهِ

اس مرد کو حالانکہ تحقیق چور چور کیا اسکو زخموں نی پس ما رسندہ کیا آپ پر

السِّهَامُ وَالرِّمَاحُ حَتَّى وَصَلَ سَهْمُ شَقِيٍّ مِنَ الْأَشْقِيَاءِ

تیرون اور نیزون کا یہانتک کہ جا پہنچا تیر ایک بدبخت کا بدبختوں مین سی اوس

إِلَى حَنَكِهِ فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلَى وَجْهِهِ

اُنکی تالو تک پس گری آنحضرت گہوڑے سی اور مارا شمر نی آنکی چہرہ مبارک پر

فَأَدْرَكَهُ سِنَانُ بْنُ أَنَسٍ النَّخَعِيُّ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ

پہر آلیا آپ کو سنان ابن انس نخعی نے پس مارا آپکو نیزہ

وَنَزَلَ خُولِيُّ ابْنُ يَزِيدَ لِيَقْطَعَ رَاسَهُ فَارْتَعَدَتْ

اور اوترا خولی ابن یزید تاکہ کاٹی سر آپکا پس کانپ گئی

يَدَاهُ فَنَزَلَ أَخُوهُ شِبْلُ بْنُ يَزِيدَ وَدَفَعَهُ إِلَى أَخِيهِ

ہاتہ اوسکی پہر اوترا بہائی اوسکا شبل ابن یزید اور دیدیا سر کو اپنی بہائی

خُولِيِّ فَصْلٌ ثُمَّ دَخَلُوا عَلَى الْحَرَمِ وَأَسَرُوا اثْنَيْ

جو خولی تہا پہر وہ گہس پڑی خیمہ اہلبیت مین اور قید کرلی اونہوں نی بارہ

عَشَرَ غُلَامًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَمَنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ

لڑکی لڑکی بنی ہاشم سی اور جتنی بیبیان تہین

وَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَشِمْرٌ نَفَرًا أَنْ يَرْكَبُوا خُيُولَهُمْ

اور حکم کیا عمر ابن سعد اور شمر نی ایک گروہ کو سوار ہوں وہ گہوڑون پر

وَأَوْطَؤُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَرْسَلُوا

اور روندا اونہوں نی لاش امام حسین علیہ السلام کو اور بہیجا اونہوں نی

الرَّاسَ الْمُكَرَّمَ مَعَ بَشِيرِ بْنِ مَالِكٍ وَخُولِيِّ

سر مبارک مکرم کو ساتہ بشیر ابن مالک اور خولی

بْنِ يَزِيدَ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَصْلٌ وَاسْتُشْهِدَ مَعَ الْحُسَيْنِ

ابن یزید کی طرف ابن زیاد کی اور شہید ساتہ امام حسین

عليه السلام من اهل بيته العباس

عليه السلام سے کے آپ کی اہلبیت سی عباس

وعثمان ومحمد وعبد الله وجعفر بنو علي

اور عثمان اور محمد اور عبد الله اور جعفر بیٹی علی

بن ابي طالب والقاسم وعبد الله وعمر وابو بكر

ابن ابيطالب کی اور قاسم اور عبد الله اور عمر اور ابو بکر

بنو الحسن بن علي وقتل معه ابناه علي

بیٹی امام حسن بیٹی حضرت علی کی اور شہید ہوے ساتھ آپ کی دو صاحبزادے آپکی علی

بالاكبر فانه قاتل بين يدي ابيه

اکبر سو تحقیق وہ لڑی سامنی باپ کے

حتى قتل شهيدا وعبد الله قتل صغيرا

یہانتک کہ شہید ہوے اور وہ بہی عبد الله شہید ہوے چہوٹی

بكربلا جاءه سهم شقي وهو في حجر ابيه

کربلا مین آلگا اونکو تیر ایک بد بخت کا اور وہ گود مین اپنی باپ کی تہی

فقتله

فقتله وقتل معه محمد وعون ابنا عبد الله

پس شہید کیا اونکو اور شہید ہوئی ساتہ اونکی محمد اور عون دونو بیٹی عبد الله

ابن جعفر وعبد الله وعبد الرحمن وجعفر

ابن جعفر کی اور عبد الله اور عبد الرحمن اور جعفر

بنو عقيل بن ابي طالب رضي الله تعالى عنهم

بیٹی عقیل ابن ابيطالب کی راضی ہو الله تعالی اونسی

فصل وكانت شهادته يوم عاشوراء سنة

اور ہوئی شہادت آپکی روز عاشوراء سنہ

احدى وستين من الهجرة وله يومئذ ستة

ایکسٹہ ہجری مین اور عمر آپ کی اوس دن

وخمسون سنة وخمسة اشهر وخمسة ايام

چھپن برس اور پانچ مہینے اور پانچ دن

فصل وامر الشقي ابن زياد بالراس المكرم

[illegible] حکم کیا شقی ابن زیاد نی سر اکرم کو

المکرم

فقد يريه في سكك الكوفة ثم ارسله مع رؤس

سو پهرا کيا سر مبارک بيچ گليون کوفه کی پهر بهيجا ابن زياد سر مبارک کو ساتهه سرون کی

سائر الشهداء وسبايا اهل البيت الى يزيد بن

باقی شهدا کے اور قيديون اهلبيت کی طرف يزيد بن

معاوية مع شمر ذي الجوشن وكان يزيد بدمشق

معاويه کی ساتهه شمر ذی الجوشن کی اور تها يزيد دمشق مين

ثم وجه ذرية الحسين عليه السلام وراسه

پهر روانه کيا يزيد نی اهلبيت امام حسين عليه السلام کو اور آپکی سر کو

مع علي بن الحسين الى المدينة انا لله وانا اليه

ساتهه علی ابن حسين يعنی ساتهه امام زين العابدين کی طرف مدينه کی انا لله وانا اليه

راجعون **فصل** واما اخبار النبي صلى الله

راجعون اور خبر دينا نبی صلی الله

عليه واله وسلم بهذه الواقعة الهائلة من جهة

عليه واله وسلم کا اس واقعه هائله کا جهت

الوحي بواسطة جبرئيل وغيره من الملئكة

وحی سی بواسطه جبرئيل اور سوای جبرئيل اور ملائکه سی

فمشهور متواتر فمن ذلك ما اخرجه ابن سعد

پس مشهور متواتر هی از انجمله وه هی جو روايت کی هی ابن سعد

والطبراني عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان النبي

اور طبرانی نے عائشه رضی الله تعالی عنها سی يهه که پيغمبر

صلى الله عليه واله وسلم قال اخبرني جبرئيل ان ابني

صلی الله عليه واله وسلم نی فرمايا که خبر دی مجهی جبرئيل نی يهه که بيٹا ميرا

الحسين يقتل بعدي بارض الطف وجاءني بهذه

حسين شهيد هوگا بعد ميری زمين کربلا مين اور لای ميری پاس يهه

التربة فاخبرني انها مضجعه **فصل** ومنه

مٹی پهر خبر دی مجهی يهه که وه قتلگاه امام حسين کی هی اور از انجمله

ما اخرجه ابو داود والحاكم عن ام الفضل بنت الحارث

وه هی که روايت کی هی ابو داود اور حاکم نی ام فضل بيٹی

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال اتاني

یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کی پاس میری

جبرئيل فاخبرني ان امتي ستقتل ابني هذا يعني

جبرئیل پہر خبر دی مجہی یہہ کہ امت میری مارے گی اس بیٹی میری کو یعنی

الحسين واتاني بتربة من تربة حمراء **فصل**

حسین کو اور دی مجہی مٹی تہوڑی زمین سرخ سی

واخرج احمد ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم

اور روایت کی احمد نی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی

قال لقد دخل علي البيت ملك لم يدخل علي قبلها

فرمایا تحقیق آیا اوپر میری گہر کی ایک فرشتہ کہ نہیں آیا تہا پاس میری پہلی

فقال لي ان ابنك هذا يعني حسينا مقتول وان شئت

پہر کہا فرشتہ نی مجہی یہہ کہ تحقیق یہہ بیٹا تمہارا یعنی حسین شہید ہوگا اور جو آپ چاہیں

اراتيك من تربة الارض التي يقتل بها فاخرج

تو دکہیا دوں تمکو مٹی اوس زمین کی جہاں شہید ہوگا پس نکالی

تربة حمراء **فصل** واخرج البغوي في معجمه من حديث

مٹی سرخ اور روایت کی بغوی نی اپنی معجمہ مین حدیث

انس رضي الله تعالى عنه قال استاذن ملك المطر

انس رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا انس نی پروانگی چاہی فرشتہ بارش کی نی

ربه ان يزور النبي صلى الله عليه وآله وسلم

اپنی رب سی یہہ کہ دیکہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

فاذن له والنبي صلى الله عليه وآله وسلم

پس پروانگی ملی اوسی اوس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

في بيت ام سلمة فقال يا ام سلمة احفظي

گہر میں ام سلمہ کی تہی پس فرمایا حضرت نی ای ام سلمہ محافظت کر

علينا الباب لا يدخل احد فبيناهي على الباب

اوپر ہمارے اس دروازہ کہ نہ آوی کوئی پس آتی تہیں کہ یہہ دروازہ پہ تہیں

اذ دخل الحسين عليه السلام فاقتحم فوثب

یکایک آگئی امام حسین علیہ السلام پس گہس پڑی پہر کود گئی

علی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم

اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

فجعل رسول الله صلی الله علیه واله وسلم

پہر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یلثمه ویقبله فقال له الملك اتحبه قال نعم

چومنے لگے اور بوسہ دینے لگے اونکو پس کہا انکو فرشتہ نے کیا چاہتے ہیں آپ انکو فرمایا ہاں

قال ان امتك ستقتله وان شئت اریك

کہا فرشتہ نے تحقیق امت آپکی عنقریب قتل کریگی انکو اور جو آپ چاہیں تو دکہلا دوں آپکو

المكان الذي یقتل به فاراه فجاء بسهلة او تراب

وہ جگہ کہ شہید ہونگے جہاں پس دکہلایا آپکو سو لاوہ فرشتہ ریتلی مٹی

احمر فاخذته ام سلمة فجعلته في ثوبها قال

سرخ پہر لیا اوسکو ام سلمہ نے پہر رکہا ام سلمہ نے اوسکو اپنی کپڑے میں کہا

ثابت كنا نقول انها كربلاء فصل واخرجه

ثابت نے کہا کہ تھے ہم کہتے تحقیق یہ کربلا ہے [illegible] اور روایت کیا اسکو

ابن

ایضا ابو حاتم في صحیحه وفي روایة ابن احمد

ابو حاتم نے بہی صحیح اپنی میں اور بیچ روایت ابن احمد کے

في زیادة المسند قال ثم ناولني كفا من تراب احمر

کتاب زیادۃ المسند میں یوں روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے پہر دی مجہی وس فرشتہ نے ایک مشت سرخ مٹی

فصل واخرج الحاكم والبیهقي عن ام الفضل بنت

اور روایت کیا ہی حاکم نے اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی

الحارث قالت دخلت علی رسول الله صلی الله

حارث کی نے کہا ام فضل نے گئی میں پاس رسول اللہ صلی اللہ

علیه واله وسلم یوما بالحسین فوضعته

علیہ وآلہ وسلم کی ایکدن حسین کو سو رکہدیا میں نے حسین کو

في حجره ثم حانت مني التفاتة فاذا عینا

گود میں حضرت کی پہر جو جا پڑا میرا دہیان تو دونو آنکہیں

رسول الله صلی الله علیه واله وسلم تهریقان

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہتی تہیں

من الدموع فقال اتاني جبرئيل واخبرني

آنسو نسے پھر فرمایا حضرت نے آئے مجھہ پاس جبرئیل اور خبر دی مجھی

ان امتي تقتل ابني هذا واتاني بتربة من تربته

یہہ کہ امت میری مار ڈالیگی اس بیٹے میرے کو اور دی مجھے جبرئیل نے کچھ مٹی

حمراء فصل واخرج ابن راهويه والبيهقي و

سرخ اور روایت کی ابن راهویه اور بیهقی اور

ابو نعيم عن ام سلمة ان رسول الله صلى

ابونعیم نے ام سلمه سے یہہ کہ رسول الله صلی الله

عليه وآله وسلم اضطجع ذات يوم فاستيقظ وهو

علیه وآله وسلم کروٹ سے سوئے تھے ایکدن پھر جاگ پڑے اور سوتے وقت

خاثر وفي يده تربة حمراء يقلبها قلت ما هذه

غمگین تھے اور آپکے ہاتھہ میں مٹی سرخ تھی کہ اولٹتے پلٹتے تھے اوسکو کہا میں نے کیا ہے یہہ

التربة يا رسول الله قال اخبرني جبرئيل ان هذا

مٹی ای رسول الله کے فرمایا خبر دی جبرئیل نے کہ تحقیق کہ یہہ

يعني الحسين يقتل بارض العراق وهذه تربتها

یعنی حسین شہید ہوگا زمین عراق میں اور یہہ ہے مٹی اوسکی

فصل واخرج البيهقي وابو نعيم عن انس

اور روایت کی بیهقی نے اور ابونعیم نے انس سے

قال استاذن ملك المطر ربه ان ياتي رسول الله

کہا پروانگی چاہی فرشتہ بارش کی اپنے رب سے اسبات کی کہ آوے رسول الله

صلى الله عليه وآله وسلم فاذن له فدخل

صلی الله علیه وآله وسلم کی پاس سو پروانگی ملی اوسی پھر

الحسين فجعل يقع على منكب النبي صلى الله

حضرت امام حسین پھر چڑھنے لگے اوپر مونڈھے نبی صلی الله

عليه وآله وسلم فقال الملك اتحبه قال النبي صلى الله

علیه وآله وسلم کی سو پوچھا فرشتہ نے کیا آپ چاہتے ہیں انہیں فرمایا نبی صلی الله

عليه وآله وسلم نعم قال فان امتك تقتله وان شئت

علیه وآله وسلم نے ہان کہا فرشتہ نے پس تحقیق امت تیری شہید کریگی انہیں اور جو آپ چاہیں

أرأيتك المكان الذي يقتل فيه فضرب بيده

دکھلا دوں آپکو وہ جگہ جہاں شہید ہونگے پھر مارا فرشتہ نے ہاتھ اپنا

فأراه ترابا أحمر فأخذته أم سلمة فصرته

پھر دکھلا دی آپکو مٹی سرخ پھر لی لیا اوسی ام سلمہ نے پھر پوٹلی باندھ رکھی اوسکی

في ثوبها فكنا نسمع أنه يقتل بكربلاء فصل

اپنی کپڑے میں پس ہم سنا کرتی تھی کہ تحقیق حسین شہید ہونگے کربلا میں

وأخرج أبو نعيم عن أم سلمة قالت كان الحسن

اور روایت کی ابو نعیم نے ام سلمہ سے کہ کہا ام سلمہ نے تھے حسن

والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبرئيل فقال

اور حسین کھیلتے میری گھر پس اترے میں ای جبرئیل پھر کہا جبرئیل نے

يا محمد إن أمتك تقتل ابنك هذا من بعدك وأومى

اے محمد تحقیق امت تیری شہید کرینگی تیری لڑکے کو یہی بعد تیری اور اشارہ کیا

إلى الحسين وأتاه بتربة فشمها ثم قال ريح كرب

طرف امام حسین کی اور دی جبرئیل نے پس سونگھا پھر فرمایا بو رنج

آنحضرت کو مٹی حضرت نے اوسکا حضرت نے

وبلاء وقال يا أم سلمة إذا تحولت هذه

اور بلا کی ہے اور فرمایا ام سلمہ سے اے ام سلمہ جب کہ ہو جاوے یہہ

التربة دما فاعلمي أن ابني قد قتل فجعلتها

مٹی خون پس جانو یہہ کہ بیٹا میرا تحقیق شہید ہوا پس رکھا اوس کو ام سلمہ نے

في قارورة فصل وأخرج ابن عساكر عن محمد

شیشہ میں اور روایت کی ابن عساکر نے محمد

بن عمر بن حسن قال كنا مع الحسين بنهري

بن عمر ابن امام حسن سے کہ کہا اونہوں نے تھے ہم ساتھ امام حسین کے دو نہروں

كربلاء فنظر إلى الشمر ذي الجوشن فقال صدق

کربلا پر دیکھا جناب امام حسین نے طرف شمر ذی الجوشن کی پھر فرمایا سچ ہے

الله ورسوله قال رسول الله صلى الله عليه

اللہ اور رسول اللہ کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآله وسلم كأني أنظر إلى كلب أبقع يلغ في دم

وآلہ وسلم نے گویا میں دیکھتا ہوں طرف سگ ابلق کی کہ منہ ڈالتا ہے

أهل بيتي وكان شمر أبرص فصل وأخرج

اہل بیت میری کی اور تہا شمر کوڑہی سفید داغ اور روایت کی

ابن السكن والبغوي في الصحابة وأبو نعيم

ابن السکن اور بغوی نے کتاب صحابہ میں اور ابو نعیم نے

من طريق سهيم عن أنس ابن الحارث قال سمعت

طریق سہیم سے انس ابن حارث سے کہ کہا سنا میں نے

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم

يقول إن ابني هذا يقتل بأرض يقال لها كربلاء

فرماتے تھے یہہ کہ تحقیق بیٹا میرا یہہ شہید ہوگا ایک زمین میں کہ کہتے ہیں اوسے کربلا

فمن شهد ذلك منكم فلينصره فخرج أنس

پس جو حاضر ہو وہاں تم میں سے پس چاہیے کہ مدد کرے اوسکی [illegible]

بن الحارث إلى كربلاء فقتل بها مع الحسين

ابن الحارث کربلا [illegible] شہید ہوئے وہاں ساتھ امام حسین علیہ السلام

فصل وأخرج البيهقي عن أبي سلمة بن عبد

اور روایت کی بیہقی نے ابی سلمہ سے بن عبد

الرحمن أن الحسين دخل على النبي صلى الله عليه

الرحمن سے یہہ کہ حسین علیہ السلام آئے پاس نبی صلی الله علیہ

وآله وسلم وعنده جبرئيل في مشربة عائشة

وآلہ وسلم کے اور پاس آپکے جبرئیل تھے اوپر بالاخانہ حضرت عائشہ کے

فقال له جبرئيل ستقتله أمتك وإن شئت

پھر کہا آپکو جبرئیل نے یہہ کہ قریب شہید کریگی انکو امت آپکی اور جو چاہیں آپ

أخبرتك بالأرض التي يقتل فيها وأشار جبرئيل

خبر دوں آپ کو اوس زمین کی کہ حسین شہید کیے جاینگے اور اشارہ کیا جبرئیل نے

بيده إلى الطف بالعراق فأخذ تربة حمراء فأراه

اپنے ہاتھ سے طرف طف کی کہ عراق میں ہے پس لی مٹی سرخ پھر دکھلائی انکو

إياها فصل وأخرجه من طريق آخر عن أبي سلمة

[illegible] اور روایت کی بیہقی نے اس حدیث کی طریق دیگر ابی سلمہ سے

عن عائشة موصولا **فصل** واخرج البيهقي

اور روایت کی بیہقی نے اور دونوں نے حضرت عائشہ سے روایت موصول

عن الشعبي قال ان ابن عمر قدم المدينة

شعبی سے یہہ کہ کہا تحقیق ابن عمر چلے مدینہ سے

فاخبر ان الحسين قد توجه الى العراق فلحقه

پھر خبر ملی انہیں یہہ کہ حضرت امام حسین نے تحقیق توجہ کی طرف عراق کی پس جا ملے ابن عمر جناب امام سے

في مسيرة ليلتين من الربذة فقال له ان الله تعالى

بیچ مسافت دو رات کی ربذہ سے پھر کہا ابن عمر نے جناب امام سے یہہ کہ اللہ تعالی نے

خير نبيه بين الدنيا والاخرة فاختار الاخرة

مختار کیا نبی اپنی کو دنیا اور آخرۃ میں سو اختیار کیا آخرت کو

ولم يرد الدنيا وانكم بضعة منه والله لا يليها احد

اور نہ ارادہ کیا دنیا کو اور تحقیق تم جگر پارہ ہو انکی اور قسم خدا کی کہ نہ متصل ہوگا دنیا سے کوئی

منكم ابدا وما صرفها الله تعالى عنكم الا الذي

تم میں سے ہمیشہ اور نہیں باز رکہا اوسے اللہ تعالی نے تمسے مگر اسلئے کہ وہ

هو خير لكم فارجعوا فابى فاعتنقه ابن عمر

بہتر ہے تمہارے لئے پس پلٹ جاؤ تم پس نامانا آپ نے تو گلے لگا لیا انکو ابن عمر نے

وقال استودعك الله تعالى من قتيل **فصل**

اور کہا سپرد کرتا ہوں تمکو خدا تعالی کو اے شہید ہونے والے

واخرج الحاكم عن ابن عباس قال ما كنا نشك

اور روایت کی حاکم نے ابن عباس سے کہا کہ نہ تہا ہمکو شک

واهل البيت متوافرون ان الحسين يقتل بالطف

اور اہلبیت بکثرت تہے اسبات میں کہ امام حسین شہید ہونگے کربلا میں

فصل واخرج ابو نعيم عن يحيى الحضرمي انه سافر

اور روایت کی ابو نعیم نے یحیی حضرمی سے یہہ کہ سفر کیا میں نے

مع علي الى صفين فلما حاذى نينوى نادى صبرا

ساتھ حضرت علی کے طرف صفین کی پس جب برابر پہنچے نینوی کی ندا کی حضرت نے صبر کیجیو

ابا عبد الله بشط الفرات قلت ماذا قال ان النبي

ابا عبد اللہ کنارے فرات کے عرض کی میں نے کیا یہہ فرمایا یہہ کہ نبی

ہو

صلى الله عليه وآله وسلم قال حدثني جبرئيل

صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا کہ کہا مجھسے جبرئیل نے

ان الحسين يقتل بشط الفرات وأراني قبضة

یہہ کہ تحقیق حسین شہید ہونگے کنارے فرات پر اور دیکھائی مجھے ایک مٹھی

من تربته فصل واخرج ابو نعيم عن اصبغ

مٹی وہاں کی اور روایت کی ابو نعیم نے اصبغ

ابن نباتة قال اتينا مع علي عليه السلام على موضع

بیٹے نباتہ سے کہ کہا آئے تھے ہم ساتھ علی علیہ السلام کے اوپر مقام

قبر الحسين فقال ههنا مناخ ركابهم وموضع

قبر حسین علیہ السلام کے سو کہا جناب امیر نے کہ یہہ جگہہ بندھنے اشترون شہیدونکی ہے اور جگہہ رکھنے

رحالهم ومهراق دمائهم فتية من آل محمد يقتلون

کجاوون اونکی ہے اور جگہہ خون بہنے انکی ہے ایک گروہ آل محمد سے کہ شہید ہونگے

بهذه العرصة تبكي عليهم السماء والارض

اس میدان میں کہ رووینگا اونپر آسمان اور زمین

فصل واخرج الحاكم وصححه عن ابن عباس

اور روایت کیا حاکم نے اور صحیح کیا اوسے ابن عباس نے

رضي الله تعالى عنهما قال اوحى الله تعالى الى محمد

رضی الله تعالی عنهما کہا وحی کی الله تعالی نے طرف محمد

صلى الله عليه وآله وسلم اني قتلت بيحيى بن

صلی الله علیه و آله وسلم کی یہہ کہ تحقیق قتل کیا مینے بدلے یحیی بن

زكريا سبعين الفا واني قاتل بابن بنتك

زکریا کی ستر ہزار اور تحقیق مین قتل کرنے والا ہون بعوض فرزند دختر تیری کے

سبعين الفا وسبعين الفا فصل واخرج احمد

ستر ہزار اور ستر ہزار اور روایت کی احمد

والبيهقي عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما

اور بیہقی نے ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے

قال رأيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم

کہا دیکھا مینے نبی صلی الله علیه وآله وسلم کو

واخرج

فِي النَّوْمِ ذَاتَ يَوْمٍ نِصْفَ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ

خواب میں ایکدن دوپہر کو بکہری بال غبار آلودہ

بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ دَمُ

ہاتہ مین اونکی شیشہ اوسمین خون پوچہا مینی کیا ہی یہہ فرمایا آپ نی خون

الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ

حسین کا اور اوسکی ہمراہیون کا تہا مین کہ چنتا تہا مین اوسکو آج کی صبح سی

فَأُحْصِي ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَوَجَدْتُ قَدْ قُتِلَ ذٰلِكَ

پس یاد رکہا مینی اوسوقت کو پس معلوم کیا مینی تحقیق شہید ہوی جناب امام اسی

الْيَوْمَ فَصْلٌ وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ

اور روایت کی حاکم اور بیہقی نی دن

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ام سلمہ سی کہا حضرت ام سلمہ نی دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ

علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اوپر سر مبارک آپکی اور ریش مبارک آپکی

التراب

التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ

پس کہا مینی کیا حال ہی آپ کا ای رسول اللہ فرمایا سامنی ہوا مین تہی ہی

قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا فَصْلٌ وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ

مقتل حسین مین ابہی اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نی

عَنْ بَصْرَةَ الْأَزْدِيَّةِ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ مُطِرَتِ

بصرہ ازدیہ سی کہا جب کہ شہید ہوی امام حسین برسایا

السَّمَاءُ دَمًا فَأَصْبَحْنَا وَحِبَابُنَا وَجِرَارُنَا وَكُلُّ شَيْءٍ

آسمان نی خون جب صبح کی ہمنی تو مشکیان ہماری گہڑی ہماری اور تمام چیز

لَنَا مَلْآنُ دَمًا فَصْلٌ وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ

ہماری بہری ہوی خون کی تہی اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نی

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ لَمْ يُقْلَبْ

زہری سی کہا پہونچی خبر مجہی یہہ کہ جسدن شہید ہوی امام حسین نہ اوٹہایا گیا

حَجَرٌ مِنْ أَحْجَارِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ

کوئی پتہر پتہرون بیت المقدس کی سی مگر پایا گیا نیچی اوسکی خون سرخ

فصل واخرج البيهقي عن ام حبان قالت يوم

اور روایت کی بیہقی نی ام حبان سی کہ کہا ام حبان نے جس دن

قتل الحسين اظلمت علينا ثلاثا ولم يمس منا

شہید ہوی امام حسین اندھیرا رہا اوپر ہماری تین دن اور نہ ملا ہم میں سے

احد من زعفرانهم شيئا يجعله على وجهه

کسی نی زعفران انہی سی کچھہ کہ لگاوے اسی اپنی مونہہ پر

الا احترق ولم يقلب حجر بيت المقدس الا وجد

مگر جل گیا اور نہ اولٹا گیا کوی پتھر بیت المقدس کا مگر پایا گیا

تحته دم عبيط فصل واخرج البيهقي

نیچے اوسکی خون سرخ تازہ اور روایت کی بیہقی نے

عن جميل بن مرة قال اصابوا ابلا في عسكر

جمیل ابن مرہ سی کہ کہا پائی لوگوں نی اونٹ لشکر امام حسین

الحسين يوم قتل فنحروها وطبخوها فصارت

علیہ السلام کی دن شہادت امام علیہ السلام کی پھر ذبح کیا انہوں نی اور پکایا اونکو ہو گئی

مثل العلقم فما استطاعوا ان يسيغوا منها

مثل ہیل اندراین کی تلخ پس نہ نگل سکی اوسمیں

شيئا فصل واخرج البيهقي وابو نعيم

کچھہ اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نی

عن سفيان قال حدثتني جدتي قالت لقد رايت

سفیان سی کہ کہا بیان کیا مجھسی میری دادی نی کہ تحقیق دیکھا میں نی

الورس عاد رمادا ولقد رايت اللحم كان فيه النار

ورس کو کہ ہو گئی راکھہ اور تحقیق دیکھا میں نی گوشت کو کہ گویا اوسمیں آگ تھی

حين قتل الحسين فصل واخرج البيهقي عن

جب شہید ہوی امام حسین علیہ السلام اور روایت کی بیہقی نی

علي بن مسهر قال حدثتني جدتي قالت كنت

علی ابن مسہر سی کہ کہا بیان کیا مجھسی دادی میری نی کہا تھی میں

ايام قتل الحسين جارية شابة فكانت السماء

بیچ دنوں شہادت امام حسین کی لڑکی نوجوان پس تھا آسمان

آیا ما تبکی له **فصل** واخرج ابو نعیم من طریق

دونوں رونا رہا واسطی امام حسین علیه السلام کے اور روایت کی ابو نعیم نے طریق

سفیان عن جدته قالت شهد رجلان من قتل

سفیان سے اور اوسنے دادی اپنی سے کہا که تھے دو مرد شریک قتل

الحسین فاما احدهما فطال ذکره حتی کان یلفه

امام حسین کے پس ایک اون دونوں سے پس دراز ہوا ذکر اوسکا یہانتک که لپیٹتی رکہتا تہا اوسکو کمر سے

واما الاخر فکان یستقبل الراویة بفیه حتی یاتی

اور دوسرا وہ تہا که پی جاتا تہا پکہال کو اپنی منہ سے یہانتک که پہنچ جاتا تہا

علی اخرها فما یروی **فصل** واخرج ابو نعیم

آخر تک اوسکی اور نہیں سیر ہوتا تہا اور روایت کی ابو نعیم نے

عن حبیب ابن ثابت قال سمعت الجنة تنوح علی الحسین

حبیب ابن ثابت سے کہا سنا میں نے جن نوحه کرتی اوپر امام حسین کی

وهی تقول **شعر** مسح النبی جبینه فله بریق

اور وہ کہتی تہا ... اون اوسکی چمک ہی

فی الخدود ابواه فی علیا قریش وجده

رخساروں میں مادر و پدر اوسکی بیچ برترین قریش کی ہیں اور جو نانا اوسکا

خیر الجدود **فصل** واخرج ابو نعیم من طریق

بہتر نانوں کا ہی اور روایت کی ابو نعیم نے طریق

حبیب بن ثابت عن ام سلمة قالت ما سمعت

حبیب ابن ثابت سے اور اوسنے ام سلمه سے کہا ام سلمه نے نہیں سنا میں نے

نوح الجن منذ قبض النبی صلی الله علیه وآله

رونا جن کا جبسے که انتقال کیا نبی صلی الله علیه واله وسلم نے

وسلم الا اللیلة وما اری ابنی الا قد قتل

مگر آج کی رات اور نہیں خیال کرتی ہوں میں بیٹے اپنے کو مگر تحقیق شہید ہوا

یعنی الحسین فقالت لجاریتها اخرجی فاسئلی

یعنی حسین کو پس کہا ام سلمه نے لونڈی اپنی کو نکل تو گہر سے باہر پوچہ تو

فاخبرت انه قد قتل واذا الجنة تنوح **شعر**

پس خبر لائی وہ یہ که تحقیق امام حسین شہید ہوئے اور نا گاہ جن نوحه کرتی تہی

الا یا عین فابکی بجهدٍ	ومن یبکی علی الشهداء بعدی
خبردار ای آنکهه زاری کر ساتهه کوشش کی	اور کون رووےگا اوپر شهید ونکی بعد میرے
علی رهطٍ تقودهم المنایا	الی متجبرٍ فی ملك عهدی
اوپر ایسی گروهونکی که کهینچتی هین اونکو موتین	طرف ایك ظالم کی بیچ ملك زمانه میری کی

فصل واخرج ابو نعیم عن مزیدة ابن الجابر الحضرمی

اور روایت کی ابو نعیم نی مزیده ابن الجابر حضرمی سی

عن امه قالت سمعت الجن تنوح علی الحسین وهی

اوسنی اپنی مان سی کهاسنا مینی جن نوحه کرتا تها اوپر حسین کی اور وه

تقول شعر انعی حسینًا جبلًا کان حسینًا جبلًا

کهتا تها خبر مرگ دیتا هون حسین کی دوکی هو تهی امام حسین کوه وقار کی

فصل واخرج ابن عساکر عن المنهال ابن عمرو قال

اور روایت کی ابن عساکر نی منهال ابن عمرو سی کهامنهال نے

انا والله رأیت راس الحسین حین حمل وانا بدمشق

واللّٰه دیکها مینی سر مبارك امام حسین کا جب وقت اوتهایا گیا اور مین دمشق مین تها

وبین یدی الراس رجل یقرء سورة الکهف حتی

اور نزدیك سر مبارك کی ایك مرد پڑهتا تها سورة کهف کو جب

بلغ قوله تعالی ام حسبت ان اصحاب الکهف و

پهنچا قول اللّٰه تعالی کو کیا گمان کیا تونی یهه که اصحاب کهف اور

الرقیم کانوا من ایتنا عجبًا فانطق اللّٰه الراس

رقیم تهی نشانیون قدرت همار سی عجیب پس گویا کیا اللّٰه نی سر مبارك کو

بلسان ذرب فقال اعجب من اصحب الکهف

ساتهه لسان فصیح کی پس کها سر نے عجیب تر هی اصحاب کهف

قتلی وحملی فصل واخرج ابو نعیم من طریق

قتل میرا اور اوتهایا جانا میرا اور روایت کی ابو نعیم نی طریق

ابن لهیعة عن ابی قبیل قال لما قتل الحسین

ابن لهیعه سی اور اوسنی ابی قبیل سی کها جبکه شهید هوی امام حسین

احتزوا راسه وقعدوا فی اول مرحلة یشربون

کاتا اونکا سر اور بیتهی وه بیچ اول منزل کی پیتی تهی

النبيذ فخرج عليهم قلم من حديد فكتب

شیرہ خرمی کا پس نمودار ہوا اوپر قلم آہنی سو لکھی

شعر
اترجو امة قتلت حسينا سطرا بدم

ایک سطر خون کی کیا امید رکھتی ہی وہ گروہ کہ قتل کیا امام حسین علیہ السلام کو

شفاعة جده يوم الحساب ط

شفاعت نانا اوسکی کی دن قیامت کے لے

تمام شد بفضل الله تعالی ط

تمام شد کتاب السر الشهادتین از رئیس المفسرین شیخ المحدثین واستادنا و مولانا شاه عبد العزیز دهلوی بدست شاه رفیع الدین در سنه ۱۲۳۲ وصلی الله علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحابه اجمعین